سوال

(126)آپ ﷺ پر لفظ ''عبد'' کا اطلاق نہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص دیدہ دانستہ نماز میں آں حضرت ﷺ کے متعلق عبد کا لفظ نہیں پڑھتا اور کہتا ہے کہ عبد کے معنی آدمی کے ہیں اور میں آں حضرت ﷺ کو عبد(آدمی نہیں کہہ سکتا کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے؟ (محمد بشیر خاں، منٹگمری پنجاب)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ شخص قطعاً جاہل اور احمق سخت بدعتی اور گمراہ ہوا سے ہے۔ آں حضرت ﷺ کی بشریت، انسانیت، عبدیت، قرآن وحدیث اور اقوال صحابہ اور تابعین وائمہ دین بلکہ اجماع امت سے ثابت ہے۔بخاری شریف میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''لاتطرونی کما أطرت النصاری عیسی بن مریم ،فإنما أنا عبدہ ولکن قولوا عبداللہ ورسولہ ،، (صحیح البخاری کتاب الانبیاء ،باب واذکرفی الکتاب مریم إذانتبذت من أہلہا 142/7 مسلم : کتا ب الصلاۃ ، باب التشہدفی الصلاۃ (1402)(301) اسی لیے آپ ﷺ نے التحیات کی خاص طورپراہتمام کے ساتھ تعلیم دی جس میں صاف مذکور ہے ''أشھد أن لاإلہ إلا اللہ وحدہ لاشریک لہ ، وأشھدأن محمدا عبدہ ورسولہ ،، (بخاری کتاب الاذان ، باب التشہد فی الآخرۃ 1/202،) یہ شخص اپنی جہالت کی وجہ سے قرآن وحدیث واجماع کا منکر ہے اس لیے اس کو ہرگز امام نہیں بنانا چاہیے۔ اگر امام ہو تو معزول کردینا چاہیے اور اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔(محدث دہلی ج:2 ش:10، صفر 1322ھ جنوری 1947ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 228